سورة الانعام

آیات ۱۰۶ - ۱۱۳

اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿١٠٦﴾ وَلَوۡ
شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشۡرَكُوۡا ؕ وَمَا جَعَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِوَكِيۡلٍ ﴿١٠٧﴾ وَ
لَا تَسُبُّوا الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدۡوًاۢ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا
لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمۡ ۖ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمۡ مَّرۡجِعُهُمۡ فَيُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿١٠٨﴾ وَاَقۡسَمُوۡا
بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ لَئِنۡ جَآءَتۡهُمۡ اٰيَةٌ لَّيُؤۡمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا الۡاٰيٰتُ عِنۡدَ اللّٰهِ وَمَا
يُشۡعِرُكُمۡ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿١٠٩﴾ وَنُقَلِّبُ اَفۡـِٕدَتَهُمۡ وَاَبۡصَارَهُمۡ كَمَا لَمۡ
يُؤۡمِنُوۡا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمۡ فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ﴿١١٠﴾ ع
وَلَوۡ اَنَّنَا نَزَّلۡنَاۤ اِلَيۡهِمُ الۡمَلٰۤـئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الۡمَوۡتٰى وَحَشَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ كُلَّ شَىۡءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوۡا
لِيُؤۡمِنُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ يَجۡهَلُوۡنَ ﴿١١١﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلۡنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ
عَدُوًّا شَيٰطِيۡنَ الۡاِنۡسِ وَالۡجِنِّ يُوۡحِىۡ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ زُخۡرُفَ الۡقَوۡلِ غُرُوۡرًا ؕ وَلَوۡ
شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوۡهُ فَذَرۡهُمۡ وَمَا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصۡغٰۤى اِلَيۡهِ اَفۡـِٕدَةُ الَّذِيۡنَ لَا
يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ وَلِيَرۡضَوۡهُ وَلِيَقۡتَرِفُوۡا مَا هُمۡ مُّقۡتَرِفُوۡنَ ﴿١١٣﴾

اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِیۡنَ ﴿۱۰۶﴾ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشۡرَكُوۡا ؕ وَ مَا جَعَلۡنٰكَ عَلَیۡهِمۡ حَفِیۡظًا ۚ

اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِیَ - آپ پیروی کریں اس کی جو وحی کی گئ

اِلَیۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ - آپ کی طرف آپ کے رب (کی جانب) سے

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - کوئی الٰہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ

وَ اَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِیۡنَ - اور آپ اعراض کریں مشرکوں سے

وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشۡرَكُوۡا - اور اگر چاہتا اللہ تو یہ شرک نہ کرتے

وَ مَا جَعَلۡنٰكَ -اور ہم نے نہیں بنایا آپ کو

عَلَیۡهِمۡ حَفِیۡظًا - ان پر کوئی نگرانی کرنے والا

وَ مَاۤ اَنۡتَ - اور آپ نہیں ہیں

عَلَیۡهِمۡ بِوَكِیۡلٍ - ان پر کوئی کارساز (ذمہ دار)

اِعراض - رو گردانی، کنارہ کشی، اجتناب

حفیظ - نگران، نگہبان، حفاظت کرنے والا

وکیل - کارساز، ذمہ دار، کفایت کرنے والا، جس پر بھروسہ کیا جائے اپنا کام جس کے سپرد کیا جائے

اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِیۡنَ ﴿۱۰۶﴾ وَ لَوۡ شَآءَ
اللّٰهُ مَاۤ اَشۡرَكُوۡا ؕ وَ مَا جَعَلۡنٰكَ عَلَیۡهِمۡ حَفِیۡظًا ۚ وَ مَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡهِمۡ بِوَكِیۡلٍ ﴿۱۰۷﴾

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اس وحی کی پیروی کیے جاؤ جو تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے کیونکہ اس ایک رب کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔ اور ان مشرکین کے پیچھے نہ پڑو۔ اگر اللہ کی مشیّت ہوتی تو (وہ خود ایسا بندوبست کر سکتا تھا کہ) یہ لوگ شرک نہ کرتے۔ تم کو ہم نے ان پر پاسبان مقرر نہیں کیا ہے اور نہ تم ان پر حوالہ دار ہو

(O Muhammad!) Follow the revelation which has come to you from your Lord, other than Whom there is no god, and turn away from those who associate others with Allah in His divinity

Had Allah so willed they would not have associated others with Him in His divinity; and We have not appointed you a watcher over them, and you are not their guardian

محمد اقبال

اِتَّبِعۡ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشۡرَكُوۡا ؕ وَمَا جَعَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِوَكِيۡلٍ ﴿۱۰۷﴾

نبی اکرم ﷺ کی طرف التفات

- ان آیات (اور گزشتہ آیات میں بھی) نبی اکرم ﷺ کو بار بار مخاطب کیا گیا ہے، یہ آپ ﷺ پر اللہ کی التفات ہیں اور آپؐ کے توسط سے یہ خطاب امت کو بھی ہے
- آپ ﷺ کو ارشاد کہ وحی الٰہی پر جمے اور اپنے موقف حق پر ڈٹے رہیں، مشرکین کی مخالفت کی کوئی پروانہ کریں اور ان سے اعراض کریں۔ (کفار کے شبہات کے مقابلے میں مومنین کو محکم کرنے کی تاکید ہے)
- اللہ اپنے دین کے معاملہ میں جبر کو پسند نہیں کرتا جیسے اللہ نے دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ "لَاۤ اِكۡرَاهَ فِی الدِّيۡنِ دین میں کوئی جبر نہیں " (یعنی اللہ کی اطاعت اختیار کرنے اس کا دین اختیار کرنے اور اس کے احکام بجا لانے میں اللہ نے جبر کا طریقہ اختیار نہیں فرمایا)، اگر ایسا ہوتا تو ان میں سے کوئی بھی شرک پر قائم نہ رہتا اور وہ سب کو توحید و اسلام کی صراط مستقیم پر چلا دیتا لیکن اس کی حکمت کا تقاضا یہی ہوا کہ وہ لوگوں کو اس معاملے میں اختیار دے کر آزمائے کہ کون توحید کی راہ اختیار کرتا ہے، کون شرک کی ؟
- اس معاملے میں آپؐ پریشان نہ ہوں، آپ کی ذمہ داری حق کو واضح طور پر پہنچا دینے کی ہے اور یہ فرض آپؐ بخوبی انجام دے رہے ہیں، آپؐ ان کے ایمان کے ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجے گئے کہ اگر یہ ایمان نہ لائے تو اس کی پرسش آپ سے ہوگی

"لَاۤ اِكۡرَاهَ فِی الدِّيۡنِ دین میں کوئی جبر نہیں" کے وہ کون سے غلط معانی ہیں جو لوگوں نے سمجھ رکھے ہیں ؟

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۭ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٧﴾

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ "دین میں کوئی جبر نہیں" کا غلط مفہوم؟

- " دین میں کوئی جبر نہیں" کا سیدھا سا مفہوم یہ ہے کہ دین قبول کرنے میں کوئی اکراہ اور جبر نہیں۔ ہر شخص کو آزادی ہے کہ وہ چاہے دین اسلام قبول کرے اور چاہے نہ کرے اور یہی آزادی اس کا اصل امتحان ہے جس کا نتیجہ جزا و سزا کی صورت میں قیامت کے دن سامنے آئے گا

- " دین میں کوئی جبر نہیں" کا غلط مفہوم - یہ کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں یعنی دین پر عمل کرنے میں یا عمل کرانے میں کوئی پابندی نہیں۔ اس لیے اگر اسلامی حکومت قائم ہوتی ہے تو لوگوں کو اس بات کی آزادی ہوگی کہ وہ زکواۃ دیں یا نہ دیں ، احکام شریعت کی پابندی کریں یا نہ کریں، شرم و حیا کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھیں یا نہ رکھیں، اسلامی قانون نافذ کریں یا نہ کریں ، غرضیکہ پورے دین اسلام کے بارے میں مسلمان صرف اس بات کے پابند ہیں کہ وہ اسلام کا نام لیں قرآن پڑھیں اور اپنی مرضی سے جس بات پر چاہیں عمل کریں۔

- اگر اس آیت کا یہی مفہوم ہے کہ یہ ایک خود اختیاری کام ہے جس پر کسی کو مجبور نہیں کیا جاسکتا تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ قرآن کریم کتاب آئین اور کتاب ہدایت نہیں بلکہ صرف ایک کتاب نصیحت ہے۔ حضور دنیا میں ادیان باطلہ کو ختم کرکے دین حق کو غالب کرنے کے لیے نہیں آئے تھے بلکہ چند باتوں کی نصیحت کرنے کے لیے تشریف لائے تھے اور آپ نے مسلسل ۲۳ سال تک باطل قوتوں سے جو جو منھی لڑائی لڑی وہ سب بلا وجہ تھی ! اسلامی شریعت کے نفاذ کے لیے عدالتیں اور حدود اللہ کے نظام کا قیام، جو آپؐ نے کیا -اس کے کیا معنیٰ ؟

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ - اور نہ تم گالی دو ان کو جنہیں

(س ب ب)

سَبَّ يَسُبُّ ، سَبًّا
گالی دینا، سخت برا کہنا

لَا تَسُبُّوا فعل نہی
(نہ کرنے کا حکم)

سَبّابَة (سے) انگشت شہادت (کسی کو برا
کہتے وقت اس انگلی کے ساتھ اشارہ کیا جاتا ہے

اردو: سبّ و شتم (گالم گلوچ)

لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ ، فإنَّ اللهَ عزَّ وجلَّ قَال : أنَا الدَّهْرُ...(حديث)
زمانے کو گالی نہ دو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں زمانہ ہوں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ
يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ... (البخاری، مسلم، احمد، البیهقی
(آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے ابن آدم تکلیف دیتا ہے، زمانے کو
گالیاں دیتا ہے حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے، رات اور دن کو میں ہی گردش دیتا ہوں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الذَّنْبِ أَنْ يَسُبَّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوا
وَكَيْفَ يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ - (مسند احمد)
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک کبیرہ گناہ یہ بھی ہے کہ ایک آدمی اپنے والدین کو گالیاں دے لوگوں نے پوچھا یا
رسول اللہ کوئی آدمی اپنے والدین کو کیسے گالیاں دے سکتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ کسی کے باپ کو گالی دے
اور وہ پلٹ کر اس کے باپ کو گالی دے اسی طرح وہ کسی کی ماں کو گالی دے اور وہ پلٹ کر اس کی ماں کو گالی دے دے

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٨﴾

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ - یہ پکارتے ہیں اللہ کے علاوہ

فَيَسُبُّوا اللهَ - نتیجتاً وہ برا کہیں گے اللہ کو

عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ - زیادتی کرتے ہوئے کسی علم کے بغیر

عَدَا يَعْدُو ، عَدْوًا و عُدُوًّا
زیادتی کرنا

كَذٰلِكَ زَيَّنَّا - اس طرح ہم نے خوشنما کیا

زَيَّنَ يُزَيِّنُ ، تَزْيِيْنًا ۔ مزیّن کرنا، زینت دینا (II)

لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ - ہر ایک گروہ کے لیے ان کے عمل کو

ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ - پھر اپنے رب کی طرف

مَرجع - لوٹنا

مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ - ان کا لوٹنا ہے پھر وہ بتا دے گا انہیں

نَبَّأَ يُنَبِّئُ ، تَنْبِيْئًا ۔ خبر دینا، بتانا (II)

اردو: نبی، نبوت، انبیاء

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ - اس کو جو وہ لوگ کرتے تھے

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا
لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٨﴾

اور (اے ایمان لانے والو !) یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں انھیں گالیاں نہ دو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ شرک سے آگے بڑھ کر جہالت کی بنا پر اللہ کو گالیاں دینے لگیں، ہم نے تو اسی طرح ہر گروہ کے لیے اس کے عمل کو خوشنما بنا دیا ہے، پھر انھیں اپنے رب ہی کی طرف پلٹ کر آنا ہے، اس وقت وہ انھیں بتادے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں

Do not revile those whom they invoke other than Allah, because they will revile Allah in ignorance out of spite. For We have indeed made the deeds of every people seem fair to them. Then, their return is to their Lord and He will inform them of what they have done

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

مسلمانوں کو مشرکین کے معبودوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

- یہ سابقہ آیت کے مضمون کا تسلسل - جب ہدایت کے ضمن میں اللہ کے قانون اور مشرکین سے اعراض کا ذکر
- یہ ہدایت آپ ﷺ کے توسط سے آپؐ کے پیروں اور پوری امت کو - کہ اپنی تبلیغ کے جوش میں وہ بھی اتنے بے قابو نہ ہو جائیں کہ مناظرے اور بحث و تکرار سے معاملہ بڑھتے بڑھتے غیر مسلموں کے عقائد پر سخت حملے کرنے اور ان کے پیشواؤں اور معبودوں کو گالیاں دینے تک نوبت پہنچ جائے، کیونکہ یہ چیز ان کو حق سے قریب لانے کے بجائے اور زیادہ دور پھینک دے گی۔
- اسی طرح کی ہدایت سورۃ نساء کی آیت 86 اور 148 میں آچکی ہے جہاں مسلمانوں کو منافقین سے سلام کلام قطع کرنے اور تعین اشخاص کے ساتھ ان کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کر دی گئی کہ کہیں یہ بات اصول کے حدود سے نکل کر ذاتیات کے دائرے میں داخل نہ ہو جائے
- اب یہاں (ان آیات سے قبل) شرک اور مشرکین پر جو سخت تنقید ہوئی ہے اس کا تقاضا یہ ہوا کہ مسلمانوں کو ہدایت کر دی جائے کہ شرک کی تردید یہ رنگ نہ اختیار کرنے پائے کہ زیادہ پرجوش مسلمان ان چیزوں کو سخت سست کہنا شروع کر دیں جن کو یہ مشرکین پوجتے ہیں
- اس ہدایت کا دوسرا پہلو - دعوتی نقطہ نظر اور تبلیغ کی حکمت سے ہے، جسکا تقاضا یہ ہے کہ بات اصول عقائد ہی تک محدود رہے تاکہ مخاطب کے اندر کسی بیجا عصبیت کا جذبہ جاہلی اُبھرنے نہ پائے (توحید کو اگر عقل و فطرت کا تقاضا اور شرک کو بے بنیاد اور بے ثبات ثابت کر دیا جائے تو ان بناوٹی خداؤں کی خدائی خود ہی ختم ہو جاتی ہے

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

- کفار و مشرکین اور دیگر مذاہب و ادیان کے مقدسات کی بے حرمتی کرنے کی ممانعت
- اُن کے خلاف دشنام طرازی باعث بنتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلاف جاہلانہ دشمنی، کینہ اور لاپرواھی پر مبنی رویہ اپنا لیں۔
- اللہ تعالیٰ کی حریم مقدس کو دوسروں کی بدگوئی سے بچانا ضروری ہے
- جب کفار کے ردعمل اور مقابلے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں انھیں اور ان کے مقدسات کو برا بھلا کہنا اور گالی دینا حرام کے درجے میں ہے (اس لیے کہ اسے نہی کے درجے سے منع کیا گیا ہے)
- جاہلانہ حرکتوں اور باتوں کے جال سے بچنے کے لیے، غصے اور جذبات کو قابو میں رکھنا ضروری ہے
- ایمان والوں کو غیر اخلاقی حرکتوں اور دشنام طرازی جیسے احساسات کا اسیر نہیں ہونا چاہیئے
- ہر گروہ کے اعمال ان کی نظر میں مزیّن کر دیئے گئے ہیں اور وہ اپنے عقائد اور اعمال کو خواہ وہ ناحق اور کتنے ہی برے ہوں، اچھے اور صحیح سمجھتے ہیں
- اعمال کا اچھا اور زیبا نظر آتا، ان کی حقانیت اور صحیح ہونے کی دلیل نہیں (حق کی کسوٹی ہی واحد معیار ہے)
- سب لوگوں کا خدا کی جانب پلٹنا اور قیامت کے دن اپنے اعمال کی حقیقت سے آگاہ ہونا — ایک امر واقعہ ہے

وَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ لَئِنۡ جَآءَتۡهُمۡ اٰيَةٌ لَّيُؤۡمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا الۡاٰيٰتُ عِنۡدَ اللّٰهِ وَ مَا يُشۡعِرُكُمۡ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾

وَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ - اور انہوں نے قسمیں کھائی اللہ کی

أَقْسَمَ يُقْسِمُ ، إِقْسَامًا - قسم کھانا (IV)

جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ - اپنی قسموں کا زور لگا کے (پختہ کر کے)

أَيْمَان - يَمِيْن کی جمع (قسمیں)

قسم کے لیے قرآن مجید میں مستعمل الفاظ - تفصیل آگے سلائیڈ میں

لَئِنۡ جَآءَتۡهُمۡ اٰيَةٌ - کہ یقیناً اگر آئے ان کے کوئی نشانی

لَئِنْ - (لَ + اِنْ)

اٰيَةٌ یہاں معجزہ کے معنی میں

لَ : لام تاکید

لَّيُؤۡمِنُنَّ بِهَا - تو لازماً ایمان لائیں گے اس پر

قُلۡ اِنَّمَا الۡاٰيٰتُ - آپ کہئے کہ نشانیاں تو صرف

عِنۡدَ اللّٰهِ - اللہ کے پاس ہیں

وَ مَا يُشۡعِرُكُمۡ - اور تمہیں کیا خبر (تمہیں کیسے سمجھایا جائے)

(ش ع ر)

أَشْعَرَ يُشْعِرُ ، إِشْعَارًا - آگاہ کرنا، واقف بنانا، سمجھانا (IV)

وَنُقَلِّبُ اَفۡـِٕدَتَهُمۡ وَاَبۡصَارَهُمۡ كَمَا لَمۡ يُؤۡمِنُوۡا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمۡ فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ١١٠

اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتۡ - کہ جب وہ آئیں گی (نشانیاں)

لَا يُؤۡمِنُوۡنَ - یہ ایمان نہیں لائیں گے

وَنُقَلِّبُ - اور ہم پلٹ دیتے ہیں

اَفۡـِٕدَتَهُمۡ وَاَبۡصَارَهُمۡ - ان کے دلوں کو اور ان کی نگاہوں کو

كَمَا لَمۡ يُؤۡمِنُوۡا - جیسے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لائے

بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ - اس پر پہلی مرتبہ

وَّنَذَرُهُمۡ - اور ہم چھوڑ دیتے ہیں ان کو

فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ - ان کی سرکشی میں

يَعۡمَهُوۡنَ - بھٹکتے ہوئے

أَفْئِدَة - فُؤَادُ کی جمع (دل)

قَلب کے معنی بھی دل،
دونوں کا فرق آگے سلائیڈ میں

(و ز ر)

وَزَرَ يَزِرُ ، وَزْرًا - چھوڑ دینا

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا
وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ

طُغْيَان - سرکشی

عَمِهَ يَعْمَهُ ، عَمَهًا - بھٹکنا، حیرانی سے سرگرداں پھرنا

قسم - قسم اٹھانے کے لیے قرآن میں مستعمل الفاظ

قَسَم	قَسَمَ کے معنی تقسیم کرنا، بانٹنا، اور قسم اٹھانا بھی (وہ قسمیں جو خون کے بدلے میں مشکوک افراد مقتول کے وارثین کو دیتے)	وَإِنَّهُۥ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ... 56/76
يَمِيْن	یمین، داہنے ہاتھ کے معنی میں ، اہل عرب کی روایت کہ جب وہ کسی وعدے کی توثیق قسم سے کرتے تو قسم اٹھانے والا شخص اپنا داہنا ہاتھ دوسے کے ہاتھ پہ مارتا - یمین کی جمع اَیمان	لَّا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ 2/225
حَلَف	حَلَف ، کے معنی کسی بات پہ ثابت قدم رہنا ، حلف وفاداری ، کسی عہد و پیمان پر ثابت قدم رہنے کی قسم (حلیف قبائل ایک دوسرے کا ساتھ نبھانے کی جو قسمیں اٹھاتے تھے)	وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ 9/42
اِیْلَا	بیوی سے علیحدہ رہنے اور جنسی تعلقات منقطع کرنے کی قسم (دور جاہلیت)	لِّلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ 2/225
وَ تَ لَ	حروفِ قسم ہیں، عربوں میں بطور عادت یا تکیہ کلام استعمال کیے جاتے ہیں، یا بعض اوقات کلام میں تاکید اور زور پیدا کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں ، اگر ان کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس کو بطور شہادت پیش کرنا مقصود ہوتا ہے	وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ- وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم 21/57 لام قسمیہ قرآن میں نہیں لیکن لام تاکید ن ثقیلہ کے ساتھ بکثرت

وَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰہِ جَہۡدَ اَیۡمَانِہِمۡ لَئِنۡ جَآءَتۡہُمۡ اٰیَۃٌ لَّیُؤۡمِنُنَّ بِہَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا الۡاٰیٰتُ عِنۡدَ اللّٰہِ وَ مَا یُشۡعِرُکُمۡ ۙ
اَنَّہَاۤ اِذَا جَآءَتۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾ وَ نُقَلِّبُ اَفۡـِٕدَتَہُمۡ وَ اَبۡصَارَہُمۡ کَمَا لَمۡ یُؤۡمِنُوۡا بِہٖۤ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّ نَذَرُہُمۡ فِیۡ
طُغۡیَانِہِمۡ یَعۡمَہُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾ ع

یہ لوگ کڑی کڑی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ اگر کوئی نشانی ہمارے سامنے آ جائے تو ہم اس پر ایمان لے آئیں گے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان سے کہو کہ " نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں " اور تمہیں کیسے سمجھایا جائے کہ اگر نشانیاں آ بھی جائیں تو یہ ایمان لانے والے نہیں۔ ہم اسی طرح ان کے دلوں اور نگاہوں کو پھیر رہے ہیں جس طرح یہ پہلی مرتبہ اس پر ایمان نہیں لائے تھے۔ ہم انھیں ان کی سرکشی ہی میں بھٹکنے کے لیے چھوڑے دیتے ہیں

They swear by Allah with their most solemn oaths that if a sign comes to them, they will certainly believe in it. Say: 'Signs are in Allah's power alone. What will make you realize that even if those signs were to come, they would still not believe? We are turning their hearts and eyes away from the Truth even as they did not believe in the first instance - and We leave them in their insurgence to stumble blindly

وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ لَـئِنۡ جَآءَتۡهُمۡ اٰيَةٌ لَّيُـؤۡمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا الۡاٰيٰتُ عِنۡدَ اللّٰهِ وَمَا يُشۡعِرُكُمۡ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی ایک نشانی کا مطالبہ

- کفار آپؐ سے مطالبہ کرتے تھے کہ اگر آپؐ کوئی نشانی لے آئیں تو ہم لوگ ضرور ایمان لے آئیں گے۔
- اس ضمن پہلی بات یہ بتانا مقصود ہے کہ نہ نشانی (معجزہ) لانا پیغمبر کے اختیار میں نہیں ہوتا، بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہوتا ہے (اس بات کو کلمۂ حصر اِنّمَا لا کر بتایا گیا)
- اس بات کو قرآن میں کئی مقامات پر صراحت کے ساتھ بتایا گیا ہے، وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ اور کسی رسول کے بس میں نہیں کہ وہ اپنے طور پر کوئی معجزہ اتارے دے مگر اللہ کے اذن سے
- آیت کے دوسرے حصے میں مسلمانوں سے خطاب! جو یہ تمنا کرتے تھے اور کبھی کبھی زبان سے بھی اس خواہش کا اظہار کردیتے تھے کہ کوئی ایسی نشانی ظاہر ہو جائے جس سے ان کے گمراہ بھائی راہ راست پر آجائیں
- انہیں بتایا گیا کہ تمہیں آخر کس طرح سمجھایا جائے کہ ان لوگوں کا ایمان لانا کسی نشانی پر موقوف نہیں ہے۔
- اگر یہ نشانی (معجزے) کے بعد بھی ایمان نہ لائے (اور انسان تاریخ یہی بتاتی ہے کہ کوئی قوم معجزہ دیکھ کر ایمان نہ لائی) تو پھر قانون الٰہی کے مطابق اس کا نتیجہ یہ ہوگا اللہ کا عذاب آئے گا اور سب کو ہلاک کردیا جائے گا، اس لیے کہ تاریخ کی تمام مُعَذّب قومیں اسی صورت حال سے دوچار ہوئیں۔اس لیے ان کی بھلائی اسی میں ہے کہ انھیں معجزہ نہ دکھایا جائے۔ چنانچہ ان کی باتیں سن سن کر جو تنگی اور گھٹن تم لوگ اپنے دلوں میں محسوس کر رہے ہو اس کو برداشت کرو اور ان کے اس مطالبے کو نظر انداز کردو۔

وَنُقَلِّبُ أَفْـِٔدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِۦٓ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِى طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١٠﴾

ایک سنت الٰہی کا بیان

- یہاں اللہ نے ان منکرین کے ایمان نہ لانے کی حقیقی وجہ اور اپنی وہ سنت بتائی ہے جس کے تحت کسی کو ایمان نصیب ہوتا ہے اور کوئی اس سے محروم رہتا ہے، قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر اس کا تذکرہ وضاحت آئی ہے

← اس کائنات میں اور انسان کے اپنے وجود کے اندر بھی خالق کائنات نے اپنی ان گنت نشانیاں پھیلادی ہیں جو لوگ ان پر غور کرتے اور پھر اس کے نتیجے میں جو نتائج ان کے سامنے آتے ہیں ان کو حرزِ جاں بناتے ہیں، ان کو ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے

← جو لوگ یہ تمام نشانیاں دیکھنے کے باوجود اندھے بہرے بنے اور اپنی خود پرستیوں میں مگن رہتے ہیں، قرآن اور پیغمبر کی بار بار تذکیر کے بعد بھی اپنی آنکھیں نہیں کھولتے، اللہ ان کے دلوں اور ان کی آنکھوں کو الٹ دیا کرتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ صحیح فکر و نظر کی صلاحیت سے محروم ہو جایا کرتے ہیں۔ پھر بڑی سے بڑی نشانی اور بڑے سے بڑا معجزہ بھی ان پر اثر انداز نہیں ہوتا

- اللہ کے اس قانون کے مطابق جو لوگ سیدھا دیکھنے کے بجائے الٹا دیکھتے اور سیدھی راہ اختیار کرنے کے بجائے الٹی راہ چلتے ہیں ان کے دل اور ان کی فکر بھی کج کر دی جاتی ہے۔(فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ ۚ کے مصداق)

- حق کو پہچاننے کے لیے اللہ نے انسان کو باطنی طور پر جو صلاحت دی ہے اس کا استعمال نہ کیا جائے تو یہ صلاحیت بھی کم سے کم ہوتی چلی جائے گی اور ایک وقت میں ختم ہو جائے گی (خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ......)

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ - اور اگر یہ کہ ہم اتاریں

لَو - حرفِ شرط

اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ - ان کی طرف فرشتوں کو

وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى - اور بات کریں ان سے مردے

وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ - اور ہم اکٹھا کردیں ان پر

كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا - ہر چیز کو سامنے ہوتے ہوئے

قُبل - قابِل کی جمع (آنکھوں کے سامنے، آگے)

قُبل - قَبیل کی جمع بھی (گروہ، جماعت، قبیلہ)

مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا - تو (بھی) وہ لوگ نہیں ہیں کہ ایمان لائیں

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ - سوائے اس کے کہ چاہے اللہ

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ - لیکن ان کے اکثر جہالت سے کام لیتے ہیں

وَ لَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَاۤ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓىِٕكَةَ وَ كَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَ حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا
لِيُؤْمِنُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

اگر ہم فرشتے بھی ان پر نازل کردیتے اور مردے ان سے باتیں کرتے اور دنیا بھر کی چیزوں کو ہم ان کی آنکھوں کے سامنے جمع کردیتے تب بھی یہ ایمان لانے والے نہ تھے، اِلّا یہ کہ مشیّتِ الٰہی یہی ہو کہ وہ ایمان لائیں، مگر اکثر لوگ نادانی کی باتیں کرتے ہیں

Even if We had sent angels down to them and the dead had spoken to them, and even if We had assembled before them all the things, face to face, they would still not believe unless it be Allah's will that they believe. Most of them behave in utter ignorance.

محمد اقبال

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا - اور اس طرح ہم نے بنایا

لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا - ہر ایک نبی کیلئے کچھ دشمن

عدو - دشمن

شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ - جو انسانوں اور جنوں کے شیاطین ہیں

يُوْحِيْ - پیغام رسانی کرتے ہیں

بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ - ان کے بعض، بعض کی طرف

زُخْرُفَ الْقَوْلِ - ملمع کی ہوئی بات سے

زُخْرُف - ملمع، سجاوٹ، زینت، سنہری (سونا)

جب اس کا استعمال قول کے لیے ہو تو جھوٹ سے آراستہ کرنے اور ملمع کی باتیں کرنے کے معنی میں

غُرُوْرًا - دھوکے ہوتے ہوئے

غُرُوْر - دھوکہ، جھوٹی امید

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ - اور اگر چاہتا آپ کا رب

مَا فَعَلُوْهُ - تو نہ وہ کرتے یہ

فَذَرْهُمْ - پس آپ چھوڑیں ان کو

وَمَا يَفْتَرُوْنَ - اور اس کو جو یہ گھڑتے ہیں

(ف ت ر)

اِفتَرٰی يُفْتَرِي ، اِفْتَرَاءً - گھڑنا (جھوٹ) (VIII)

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ
زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

اور ہم نے تو اسی طرح ہمیشہ شیطان انسانوں اور شیطان جنوں کو ہر نبی کا دشمن
بنایا ہے جو ایک دوسرے پر خوش آئند باتیں دھوکے اور فریب کے طور پر القا
کرتے رہے ہیں۔ اگر تمہارے رب کی مشیّت یہ ہوتی کہ وہ ایسا نہ کریں تو وہ
کبھی نہ کرتے

And so it is that against every Prophet We have set up the evil ones from among men and jinn, some of them inspire others with specious speech only by way of. delusion.79 Had it been your Lord's will, they would not have done it.80 Leave them alone to fabricate what they will.

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

داعیِ حق کیلئے تسکین و تسلی کا سامان

- یہاں شیطان کی دو قسمیں بتائی گئی ہیں ہیں، ایک تو وہ ہے جو نظروں سے اوجھل ہے دل میں وسوسہ انداز ہوتا ہے اور انسان کے باطنی حواس پر چھا جاتا ہے اور ایک وہ ہے جو چلتا پھرتا محسوس ہوتا ہے، یہ انسانوں میں سے بدترین نوع کے لوگ ہیں، ان کا کام یہ ہے کہ برائیوں کو سنوار کر پیش کریں، اور گناہ کی باتوں کو ملمع اور فریب کا جامہ پہنائیں تاکہ عوام نہ سمجھ سکیں، اور پرہیزگاری کی نعمت سے محروم رہ جائیں
- آپ ﷺ کو (اور آپ کے متبعین داعیانِ حق کو بھی) تسلی کہ آج اگر شیاطین جن وانس متفق ہو کر تمہارے مقابلہ میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں تو گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ یہ کوئی نئ بات نہیں ہے جو تمہارے ہی ساتھ پیش آرہی ہو۔ ہر زمانہ میں ایسا ہی ہوتا آیا ہے کہ جب کوئی پیغمبر دنیا کو راہ راست دکھانے کے لیے اٹھا تو تمام شیطانی قوتیں اس کے مشن کا ناکام کرنے کے لیے کمربستہ ہو گئیں۔
- چکنی چپڑی باتیں، خوش آئند باتیں، سبز باغ، باتوں کی ملمع کاری ... ان سب کو بحیثیت مجموعی دھوکے اور فریب سے تعبیر کیا گیا ہے جو حق اور حق کی دعوت کو دبانے کے لیے یہ شیاطین جن وانس بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں
- اللہ نے انسانوں اور جنوں کو نیکی اور بدی دونوں میں سے کسی کو اختیار کرنے کی آزادی بخشی ہے اور یہ اسی قانون الٰہی کے تحت ہو رہا ہے ورنہ اگر وہ سب کو نیکی ہی کی راہ پر چلانا چاہتا تو یہ بھی کر سکتا تھا، جن وانس کی یہی آزادی و اختیار ہی اس کے محاسبے اور جزا و سزا کی بنیاد ہے

وَلِتَصۡغٰۤى اِلَيۡهِ اَفۡـِٕدَةُ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ وَلِيَرۡضَوۡهُ وَلِيَقۡتَرِفُوۡا مَا هُمۡ مُّقۡتَرِفُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾

وَلِتَصۡغٰۤى اِلَيۡهِ - اور تا کہ مائل ہوں اس کی طرف

لِ - لام تعلیل (علت کا)
جس کا ترجمہ تا کہ سے کیا جاتا ہے

(ص غ ي) صَغَا يَصْغُو ، صَغْوًا - کان دھرنا، مائل ہونا

اَفۡـِٕدَةُ الَّذِيۡنَ - ان کے دل جو

لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ - ایمان نہیں رکھتے آخرت پر

وَلِيَرۡضَوۡهُ - اور تا کہ وہ پسند کریں اس کو

رَضِيَ يَرضَى ، رِضًا - راضی ہونا، پسند کرنا

وَلِيَقۡتَرِفُوۡا - اور تا کہ وہ ارتکاب کریں

(VIII)

(ق ر ف) اِقْتَرَفَ يَقْتَرِفُ ، اِقْتِرَافًا - مرتکب ہونا، کمانا،
کسی چیز کا حاصل کرنا (اچھے/برے معنی میں
بالعموم کسی ناپسندیدہ کام کے لیے استعمال کرنا)

مَا هُمۡ - اس کا جس کا

مُّقۡتَرِفُوۡنَ - وہ ارتکاب کرنے والے ہیں

وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا

مُقْتَرِف - ارتکاب کرنے والے (مفعول)

وَلِتَصۡغٰۤی اِلَیۡہِ اَفۡـِٕدَۃُ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ وَلِیَرۡضَوۡہُ وَلِیَقۡتَرِفُوۡا مَا ہُمۡ
مُّقۡتَرِفُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾

پس تم انھیں ان کے حال پر چھوڑ دو کہ اپنی افترا پردازیاں کرتے رہیں۔ (یہ سب کچھ ہم انھیں اسی لیے کرنے دے رہے ہیں کہ) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل اس (خوشنما دھوکے) کی طرف مائل ہوں اور وہ اس سے راضی ہو جائیں اور ان برائیوں کا اکتساب کریں جن کا اکتساب وہ کرنا چاہتے ہیں۔

So that the hearts of those who do not believe in the Life to Come might incline towards this attractive delusion, and that they may be well pleased with it and might acquire the evils that they are bent on acquiring.

محمد اقبال

وَلِتَصۡغٰۤى اِلَيۡهِ اَفۡـِٕدَةُ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ وَلِيَرۡضَوۡهُ وَلِيَقۡتَرِفُوۡا مَا هُمۡ مُّقۡتَرِفُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾

شیطانی وسوسہ اندازیوں کی غرض وغایت

- اللہ تعالیٰ نے دنیا میں حق وباطل کی جو کشاکش رکھی ہے، اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کھرے اور کھوٹے کی پہچان ہو جاتی ہے۔ اہل حق نکھر کر ایک طرف ہو جاتے ہیں اور اہل باطل دوسری طرف۔ اس طرح انسانی معاشرے میں اچھے اور برے کی تمیز ہو جاتی ہے۔
- اللہ نے شیاطین جن وانس کو انبیاء وصالحین کی مخالفت اور بدعات وخرافات کے القا کی یہ مہلت جو اس دنیا میں دی ہے۔ یہ اس لیے دی ہے کہ اس سے ایک طرف حق پرستوں کی حق پرستی کا امتحان ہوتا ہے دوسری طرف باطل پرستوں کو ڈھیل ملتی ہے
- یہ ڈھیل اس اختیار کا لازمی نتیجہ ہے جو انسان کو بخشا گیا ہے اس وجہ سے یہ سنت الٰہی کے تحت ہے۔
- اس آیت کریمہ میں یہی فلسفہ بیان ہوا ہے کہ شیاطین انس وجن کو کھل کھیلنے کی مہلت اسی حکمت کے تحت فراہم کی جاتی ہے اور منکرین آخرت کو بھی پورا موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ان شیاطین کی طرف سے پھیلائے ہوئے بے سروپا نظریات کی طرف مائل ہونا چاہیں تو بیشک ہو جائیں۔

← پرفریب پراپیگنڈا لوگوں کے فکری اور عملی انحراف میں موثر کردار ادا کرتا ہے

← مخالفین حق نے حق کے خلاف اس پروپیگنڈے کا استعمال ہمیشہ سے ایک موثر ہتھیار کے طور پہ کیا ہے

← آمروں، کج فکر اور اقتدار پرست رہنماؤں نے بھی ہمیشہ پروپیگنڈے کو اپنے مذموم مقاصد کے استعمال کیا

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

سلامتیٔ فکر کا اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت کے طور پر ذکر فرمایا ہے

اللَّهُمَّ ، أَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ ، وَأَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا ووَارْزُقْنَا اجْتِنَابِهِ ،(وَلَا تَجْعَلْهُ مُلْتَبِسًا عَلَيْنَا فَنَضِلَّ)

اے اللہ ! ہمیں حق کو واضح دکھا اور اس کی پیروی کی توفیق بخش اور اے اللہ ہمیں باطل بھی واضح دکھادے اور اس سے بچنے اور اجتناب کرنے کی توفیق دے (اور باطل کو ہم پر ملتبس نہ کر کہ ہم بھٹک جائیں)

اللَّهُمَّ أَرِنِى حَقِيقَةَ الْاَشْيَآءَ كَمَا هِىَ–

اے اللہ ہمیں چیزوں کی حقیقت ایسا دکھا جیسے وہ ہیں

اضافی مواد

Reference Material

قلب اور فواد کا فرق

- قلب - قرآن مجید میں قلب ان معنوں میں آیا ہے جن معنی میں ہم اسے بطورِ ایک عضو کے جانتے ہیں یعنی Heart کے معنی میں، جو روح وحیات کا منبع ہے
  - فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۲۲/۴۶ ، آنکھیں اندھی نہیں ہو جاتی بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں
  - وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ ۳۳/۱۰ ،اور یاد کرو جبکہ آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور دل، گلوں میں پہنچ گئے تھے
  - ... ألا وإنَّ في الجَسَدِ مُضْغَةً، إذا صَلَحَتْ، صَلَحَ الجَسَدُ كُلُّهُ، وإذا فَسَدَتْ، فَسَدَ الجَسَدُ كُلُّهُ، ألا وهي القَلْب - (صحيحين)، سن لو! جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ایسا ہے کہ اگر وہ درست ہو تو پورا بدن درست رہتا ہے اور اگر اس میں کوئی خرابی آجائے تو پورے بدن میں خرابی آجاتی ہے۔ سن لو! وہ دل ہے
  - اللہ تعالیٰ نے دل کو ہی عقل، فہم، سوچ اور فکر کے لیے مخاطب بنایا ہے، قرآن مجید سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بے شک قلب ایک عضو تو ہے لیکن عقل کا محل اور مقام بھی یہی قلب ہے دماغ نہیں، ے جیسے اللہ نے فرمایا کہ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا: ان کے دل ہیں، مگر ان سے سمجھتے نہیں ہیں (اور یہی قلب روح کا بھی مقام ہے)
  - قرآن مجید نے سوچنے سمجھنے کی نسبت دل کی طرف کی ہے کہ جس سے بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی لاحق ہوئی کہ یہ کام تو دماغ کا ہے لہٰذا قلب سے مراد دماغ ہے۔ حالانکہ ذرا سا غور کریں تو قرآن مجید اس معاملے میں واضح ہے کہ انسان کا سوچنا سمجھنا دو سطح پر ہے؛ حیوانی سطح پر اور انسانی سطح پر۔

قلب اور فواد کا فرق

- حیوانی سطح پر انسان کا دیکھنا، سننا اور سوچنا اس کا تعلق کان، آنکھ اور دماغ سے ہے لیکن انسانی سطح پر دیکھنے، سننے اور سوچنے کا تعلق انسان کی روح سے ہے کہ جس کا محل، قلب ہے
- "آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں لیکن دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں" اس آیت میں دیکھنے کی نسبت آنکھوں اور دل دونوں کی طرف ہے لیکن قرآن مجید نے یہ واضح کیا ہے کہ اصل بینا وہ ہے کہ جس کا دل بینا ہو۔ آنکھوں سے دیکھنے کا کام تو جانور بھی کر رہے ہیں

○ **فؤاد** کا معنی بھی دل لیکن یہ لفظ اس عضو کے لیے استعمال نہیں ہوتا جو سینے میں دھڑکتا ہے بلکہ اس مقام کے لیے استعمال ہوتا ہے جو انسان کے شعور و ادراک، جذبات و خواہشات، عقائد و افکار اور نیتوں اور ارادوں کا مقام ہے اس سورت (آیت ۱۱۰) میں جب اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم ان کے دلوں کو الٹا دیتے ہیں تو اس سے مراد وہ عضو نہیں کہ اس کو الٹ دیتے ہیں بلکہ دل سے متعلق خصوصیات (شعور و ادراک، جذبات و خواہشات، عقائد و افکار) کا الٹ جانا مراد ہیں

- فؤاد کا لفظ گرمی اور شدید حرارت پر دلالت کرتا ہے۔ لہٰذا جہاں انسان کے جذبات کی شدت اور اس کی تاثیر کا ذکر آئے گا وہاں اس لفظ کا استعمال ہوگا۔ گویا فؤاد دل کی ایک کیفیت اور حالت ہے۔
- مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ۵۳/۱۱ آپ ﷺ کے دل نے اس کو نہیں جھٹلایا کہ جس کو آپؐ نے دیکھا۔ یہاں فؤاد سے مراد مقام معرفت ہے جو دل کی ایک حالت اور کیفیت ہے

قلب اور فواد کا فرق

- قرآن مجید کی ایک آیت میں فواد اور قلب دونوں لفاظ کو جمع کیا گیا ہے جس سے ان میں فرق کو سمجھا جا سکتا ہے
  - وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِن كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَن رَّبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۲۸/۱۰۔ اور موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا دل خالی ہو گیا تھا اور قریب تھا کہ وہ راز کو ظاہر کر دیتیں اگر ہم ان کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے
  - تو یہاں فؤاد (دل) کے خالی ہونے سے مراد پختگی اور میچورٹی کی کیفیت سے خالی ہونا ہے
  - قرآن مجید میں جہاں جہاں فؤاد کا لفظ آیا ہے وہاں (۱) ایسا دل مراد ہے جو جذبات کی کسی کیفیت سے متعلق ہے یا (۲) وہاں مطلقاً جذبات واحساسات مراد ہیں
  - مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ۱۴/۴۳، (اور لوگ) سر اٹھائے ہوئے (میدان قیامت کی طرف) دوڑ رہے ہوں گے ان کی نگاہیں ان کی طرف لوٹ نہ سکیں گی اور ان کے دل (مارے خوف کے) ہوا ہو رہے ہوں گے
  - إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۱۷/۳۶، کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے
    یہاں دل سے مراد سوچ، فکر، جذبات واحساسات ہیں جو اچھے اور برے ہو سکتے ہیں